

سوال

مجھے ايک ليٹر آیا جس میں ليٹر بھیجنے والا کہتا ہے کہ یہ ليٹر مجھے اپنے دوست و احباب کو ضرور بھیجنا ہو گا وگرنہ مجھے بہت بڑی مصیبت کا شکار ہونا پڑے گا ليٹر درج ذیل ہے:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حرم کے چابی بردار شيخ احمد کی جانب سے: حرم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے چابی بردار شيخ احمد مدینہ منورہ کی جانب سے مشرق و مغرب میں بسنے والے مسلمانوں کے نام:

وصیت یہ ہے شيخ احمد کہتا ہے:

میں ايک رات حرم نبوی میں قرآن کریم کی تلاوت کر رہا تھا کہ اسی دوران مجھے نیند کا غلبہ ہوا اور میں نے خواب میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا وہ مجھے کہہ رہے تھے کہ اس ہفتہ میں چالیس ہزار لوگ بغیر ایمان کے جاہلیت کی موت مرے ہیں، اور عورتیں اپنے خاوندوں کی اطاعت نہیں کرتیں، اور بے پردہ ہو کر اپنی زیبائش غیر محرم مرد کے سامنے بے لباس ہو کر ظاہر ہوتی ہیں، اور اپنے گھروں سے خاوند کے علم کے بغیر باہر نکلتی ہیں۔ اور غنی اور مالدار افراد زکاة ادا نہیں کرتے، اور نہ ہی بیت اللہ کا حج کرتے ہیں اور نہ فقراء کی مدد کرتے ہیں، اور نہ ہی نیکی کا حکم دیتے اور برائی سے روکتے ہیں، اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لوگوں کو بتا دو قیامت قریب ہے، اور آسمان میں ايک ستارہ ظاہر ہو گا جسے تم واضح دیکھو گے، اور سورج تمہارے سروں کے دو نیزوں اور اس سے بھی قریب آ جائیگا، اس کے بعد اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی کی توبہ قبول نہیں فرمائےگا، اور آسمان کے دروازے بند کر دیے جائینگے، اور قرآن کریم زمین سے آسمان کی طرف اٹھا لیا جائیگا۔ شيخ احمد کہتا ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں اسے کہا: جب کوئی شخص اس وصیت کو مسلمانوں میں نشر کریگا تو روز قیامت وہ میری شفاعت کا مستحق ٹھریگا، اور اسے خیر کثیر حاصل ہو گی، اور روزی میں وسعت ہو گی، اور جو کوئی اس وصیت پر مطلع ہو اور اس نے اس وصیت کا اہتمام نہ کیا اور اسے ضائع کر دیا یا اسے دور پھینک دیا تو وہ گناہ کبیرہ کا مرتکب ٹھریگا۔

اور یہ بھی کہ جو اس وصیت پر مطلع ہو اور اسے نشر نہ کرے تو وہ روز قیامت اللہ کی رحمت سے محروم ہو گا، اس لیے میں اس وصیت کو پڑھنے والوں سے مطالبہ کرتا ہوں کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر فاتحہ پڑھیں، خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ طلب کیا ہے کہ میں حرم شریف کے خادموں کے ذمہ دار کو بتا دوں قیامت قریب ہے، اس لیے اللہ سے استغفار کرو۔

اور مجھے سوموار والے دن خواب آئی کہ جو شخص بھی اس وصیت کے تیس نسخے مسلمانوں میں تقسیم کریگا اللہ تعالیٰ اس کے تمام غم و پریشانیوں کو ختم کر دیگا، اور اس کی روزی میں برکت ڈالے گا، اور اس کی مشکلات حل کر دیگا، اور اسے تقریباً چالیس یوم میں روزی عطا فرمائےگا۔

مجھے پتہ چلا ہے کہ ايک شخص نے تیس ورقے وصیت کاپی کروا کر تقسیم کیے تو اللہ تعالیٰ نے اسے پچیس ہزار

روپے عطا کیے، اسی طرح ایک اور شخص نے اسے نشر کیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے چھ ہزار روپے عطا کیے۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ ایک شخص نے اس وصیت کو جھٹلایا تو اسی دن اس کا بیٹا گم ہو گیا، بلاشک یہ معلومات صحیح ہیں، اللہ پر ایمان رکھو اور اعمال صالحہ کرو، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہماری امیدوں کی توفیق دے، اور ہماری دنیا و آخرت کی اصلاح فرمائے، اور ہم پر اپنی رحمت فرمائے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

سو جو لوگ اس نبی پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی حمایت کرتے ہیں اور ان کی مدد کرتے ہیں اور اس نور کی اتباع کرتے ہیں جو ان کے ساتھ بھیجا گیا ہے، ایسے لوگ پوری فلاح پائے والے ہیں الاعراف (157)۔

ان کے لیے دنیا کی زندگی اور آخرت میں خوشخبری ہے یونس (63)۔

ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ پکی بات کے ساتھ مضبوط رکھتا ہے دنیا کی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی، ہاں ناانصاف لوگوں کو اللہ تعالیٰ کو بہکا دیتا ہے، اور اللہ جو چاہے کر گزرے ابراہیم (27)۔

یہ علم میں رہے کہ یہ وصیت تقسیم کرنے اور دوسرے شخص کے پاس پہنچنے کے چار روز کے بعد اللہ کے حکم سے بہت ساری خیر و بھلائی اور کامیابی لائے گی، یہ علم میں رکھیں کہ یہ معاملہ کھیل تماشہ نہیں، آپ اس وصیت کو پڑھنے کے چھیانوہ گھنٹوں کے اندر تقسیم کریں۔

بیان ہو چکا ہے کہ ایک تاجر کو یہ وصیت پہنچی تو اس نے فوراً تقسیم کر دیا جس کے نتیجہ میں اس کی تجارت میں اسے نوے ہزار دینار توقع سے زیادہ فائدہ ہوا، اسی طرح ایک ڈاکٹر کے پاس یہ وصیت پہنچی تو اس کی قدر نہ کی اور وہ گاڑی کے حادثہ میں ہلاک ہو گیا اور اس کی لاش بے حرکت ہو گئی سب اس کے متعلق باتیں کرنے لگے۔

ایک ٹھیکیدار نے اس سے غلٹ برتی تو اس کا بڑا بیٹا قریبی عرب ملک میں ہلاک ہو گیا، برائے مہربانی اس وصیت کے پچیس نسخے تقسیم کریں اور مرسل کو خوشخبری دی جاتی ہے کہ اسے تقسیم کے چوتھے روز خوشی حاصل ہو گی اس لیے کہ یہ وصیت اہم ہے ساری دنیا میں جانی ہے لہذا اپنے دوست کو اس کے پچیس نسخے ضرور ارسال کریں اور کچھ روز کے بعد آپ کو وہ کچھ ملے گا جو اوپر بیان ہوا ہے اللہ پر ایمان لاؤ اور اعمال کرو۔

برائے مہربانی اس کا جواب دیں کیونکہ میں نے اس پر عدم وثوق ہونے اور صحیح نہ سمجھنے کی بنا پر ابھی تک کسی دوسرے کو ارسال نہیں کیا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب منسوب یہ جھوٹی وصیت ہم برسوں سے سنتے چلے آرہے ہیں جو وقتاً فوقتاً لوگوں میں پھیلائی جاتی اور اس کی اشاعت کی جاتی ہے۔

اس وصیت کے الفاظ مختلف ہیں مثلاً مکار اور دغا باز ایک بار یہ کہتا ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار بحالت خواب کیا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وصیت کی ذمہ داری سونپی، اور اس آخری پمفلٹ میں جس کا ہم نے آپ کے سامنے ذکر کیا ہے، مکار اور دغا باز لکھتا ہے کہ جب انہوں نے سونے کی تیاری کی تو انہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار میسر ہوا، اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ دیدار بحالت بیداری ہوا نہ کہ بحالت خواب۔

کذاب نے اس وصیت میں بہت سی باتیں ایسی ذکر کی ہیں جو کھلم کھلا جھوٹ اور واضح طور پر بے بنیاد ہیں، ان شاء اللہ آج کی اس مختصر گفتگو میں آپ کو حقائق سے باخبر کرونگا، جیسا کہ گزشتہ برسوں میں لوگوں کو آگاہ کرچکا ہوں کہ ساری باتیں کھلم کھلا جھوٹ اور بے بنیاد ہیں پھر جب مجھے اس آخری اشاعت کی اطلاع ملی اس کی بابت کچھ لکھنے میں متردد ہوا کیونکہ اس کا باطل ہونا روز روشن کی طرح عیاں اور اس کے گھڑنے والے کا عظیم جھوٹ پوری طرح واضح ہے۔

میرے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ اس طرح کی باطل چیز معمولی سوجھ بوجھ رکھنے والے یا سلیم الفطرت لوگوں کے درمیان پھیل جائے گی، لیکن مجھے بہت سے بھائیوں نے بتلایا کہ یہ وصیت نامہ لوگوں میں انتہائی تیزی کے ساتھ پھیل رہا ہے، اور بعض لوگ اسے سچ بھی مان رہے ہیں، چنانچہ میں نے سوچا کہ مجھ جیسے لوگوں پر ذمہ داری ہے کہ اس بارے میں کچھ تحریر کریں تاکہ اس کا باطل ہونا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھنا بے نقاب ہو جائے، اور ہر شخص خود کو دھوکہ سے بچا سکے، اگر کوئی صاحب علم و ایمان یا سلیم الفطرت صحیح سوج بوجھ رکھنے والا شخص اس وصیت نامہ پر غور کرے تو وہ اس حقیقت سے آگاہ ہو جائے گا کہ یہ مختلف وجوہات سے جھوٹ اور جعل سازی پر مبنی ہے۔

ہم نے شیخ احمد کے بعض رشتہ داروں سے اس وصیت نامہ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے مجھے جواب دیا کہ یہ ایک جھوٹی بات ہے، جو شیخ احمد کی جانب منسوب کر دی گئی ہے، جب کہ انہوں نے قطعاً یہ باتیں نہیں کہی ہیں، وہ اس دارفانی سے مدتوں پہلے کوچ کر گئے ہیں۔

اگر بالفرض شیخ احمد یا ان سے بھی بزرگ کوئی شخصیت یہ دعویٰ کرے کہ وہ نیند یا بیداری کی حالت میں دیدار نبوی سے مشرف ہوا اور آپ نے اسے یہ وصیتیں کیں تو ہم بلا ریب و تردد یہ کہیں گے کہ وہ جھوٹا ہے، یا اس طرح کی وصیتیں کرنے والا شیطان ہے، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ و مطہرہ نہیں ہے، اس کی مختلف وجوہات ہیں جنہیں ہم ذیل میں ذکر کرتے ہیں:

پہلی وجہ: وفات نبوی کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار بحالت بیداری ممکن نہیں ہے، جو جاہل صوفی یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اس نے بحالت بیداری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار کیا یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم عید میلاد النبی کے اجتماعات میں حاضر ہوتے ہیں، یا اس جیسے دیگر باطل عقائد رکھے تو وہ غایت درجہ قبیح غلطی پر ہے، اس پر

حق خلط ملط ہو گیا اور وہ ایک عظیم غلطی کا شکار ہوا، نیز اس نے کتاب و سنت اور اہل علم اجماع کے مخالفت کی، کیونکہ مردے اپنی قبروں سے بروز قیامت ہی نکلیں گے، اس سے پہلے دنیا میں ہرگز نہیں نکلیں گے۔

جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا:

ثم إنكم بعد ذلك لميتون ثم إنكم يوم القيامة تبعثون المومنون (23 / 15 - 16) .

اس کے بعد پھر تم سب یقیناً مرجائے والے ہو پھر قیامت کے دن بلا شبہ تم سب اٹھائے جاؤ گے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں بتلا دیا کہ مردوں کو بروز قیامت ہی ان کی قبروں سے اٹھایا جائے گا، اس سے پہلے اس دنیا میں نہیں، چنانچہ جو شخص اس کے خلاف عقیدہ رکھے وہ صریح طور پر جھوٹا اور غلطی کا مرتکب اور حق اس پر خلط ملط ہے، وہ اس حق سے نا آشنا ہے جس حق کو سلف صالحین نے پہچانا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام اور ان کے نقش قدم کی پیروی کرنے والے اس پر چلے تھے۔

دوسری وجہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقید حیات ہوں، یا اس دارفانی سے کوچ کرچکے ہوں کسی بھی صورت میں خلاف حق بات نہیں کہہ سکتے، یہ وصیت نامہ واضح طور پر بہت سی خلاف شریعت باتوں پر مشتمل ہے، ان شاء اللہ ہم ذیل کی سطور میں ان کا ذکر کریں گے، ہم مانتے ہیں کہ بحالت خواب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار ہو سکتا ہے اور جس نے بحالت خواب آپ کو آپ کی مبارک شکل میں دیکھا اس نے درحقیقت آپ کو ہی دیکھا، کیونکہ شیطان آپ کی شکل اختیار نہیں کر سکتا ہے، جیسا کہ صحیح حدیث میں وارد ہوا ہے۔

لیکن سارا معاملہ خواب دیکھنے والے کے ایمان، صداقت، عدالت، حفظ، اور امانت و دیانت کا ہے، کیا اس نے درحقیقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی آپ کی شکل میں دیکھا یا کوئی اور صورت تھی؟

محدثین کا اصول ہے کہ اگر کوئی حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وارد ہو اور اس کے بیان کرنے والے ثقہ، عادل اور صحیح الحفظ نہ ہوں تو وہ حدیث قابل قبول اور لائق استدلال نہیں ہے۔

یا اس کے بیان کرنے والے ثقہ، صحیح الحفظ تو ہوں لیکن حفظ و ثقاہت میں ان سے آگے بڑھے ہوئے راویوں کی روایت سے ان کی بات ٹکراتی ہو اور ان دونوں میں تطبیق بھی ممکن نہ ہو تو نسخ کی شرطوں کے پائے جانے کی صورت میں ایک کو نسخ اور دوسرے کو منسوخ قرار دیا جائے گا، نسخ پر عمل اور منسوخ کو رد کر دیا جائے گا۔

اور اگر تطبیق اور نسخ دونوں ہی ممکن نہ ہوں تو حفظ میں کم اور عدالت میں کمزور راویوں کی روایت کو رد کر دیا جائے گا، اس کا حکم شان کا ہوگا اور اس پر عمل نہیں کیا جائے گا۔

پھر وہ وصیت کیسے قبول کی جاسکتی ہے جس کا بیان کرنے والا غیر معروف اور اس کی عدالت و امانت پردہ خفا میں

ہے، درحقیقت اس طرح کی وصیت جو اگرچہ خلاف شریعت باتوں سے خالی ہو بلاتامل ردی کی ٹوکری میں ڈال دی جانی چاہیئے۔

پھر اس وصیت کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جو بہت سی ایسی باتوں پر مشتمل ہو جو بذات خود اس کے غلط اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولنے کا پتہ دے رہی ہوں نیز دین میں ایسی باتوں کے ایجاد کرنے پر مشتمل ہوں جن کی اللہ نے اجازت نہیں دی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" من قال علي ما لم أقل فليتبوأ مقعده من النار "

جس نے میری جانب ایسی بات منسوب کی جو میں نے نہیں کہی ہے تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔

جعل ساز نے اس وصیت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب ایسی باتیں منسوب کی ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمائی ہیں، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر انتہائی خطرناک واضح جھوٹ بولا ہے، اگر وہ جلد از جلد توبہ نہ کرے اور لوگوں میں اپنے سفید جھوٹ کا اعلان نہ کرے تو وہ سخت وعید کا مستحق ہے، کیونکہ شریعت کا اصول ہے کہ جو شخص کوئی غلط بات دین کی جانب منسوب کر کے لوگوں میں پھیلائے تو اس کی توبہ اس وقت تک صحیح نہ ہوگی جب تک کہ لوگوں میں اس کے غلط ہونے کا اعلان نہ کرے تا کہ لوگوں کو پتہ چل جائے کہ وہ اپنی غلطی سے پھر گیا اور اسے تسلیم کر لیا ہے۔

جیسا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا:

إن الذين يكتُمون ما أنزلنا من البينات والهدى من بعد ما بيناه للناس في الكتاب أولئك يلعنهم الله ويلعنهم اللاعنون إلا الذين تابوا وأصلحوا وبينوا فولئك أتوب عليهم وأنا التواب الرحيم البقرة (160-2/159) .

جولوگ ہمارے اتاری ہوئی دلیلوں اور ہدایت کو چھپاتے ہیں باوجودیکہ ہم اسے اپنی کتاب میں لوگوں کے لئے بیان کرچکے ہیں، ان لوگوں پر اللہ کی اور تمام لعنت کرنے والوں کی لعنت ہے، مگر وہ لوگ جو توبہ کرلیں اور اصلاح کرلیں اور بیان کر دیں، تو میں ان کی توبہ قبول کرلیتا ہوں اور میں توبہ قبول کرنے والا اور رحم وکرم کرنے والا ہوں۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں واضح فرما دیا کہ جو حق کی معمولی بات بھی چھپالے اس کی توبہ اس وقت تک درست نہیں ہوگی جب تک کہ وہ خرابیوں کی اصلاح اور حق کی وضاحت کا کام انجام نہ دے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے بندوں کے لئے اس دین کو مکمل فرمادیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرما کر اور مکمل شریعت عطا فرما کر اپنی نعمت کا اتمام اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات اس وقت دی جب کہ دین

مکمل ہو گیا اور اس کے تمام تر احکام کی وضاحت ہو گئی۔

جیسا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا:

اليوم أكملت لكم دينكم وأتممت عليكم نعمتي ورضيت لكم الإسلام ديناً (المائدة 5/3)

آج میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور تم پر اپنا انعام بھر پور کر دیا اور تمہارے لئے اسلام کے دین ہونے پر راضی ہو گیا۔

اس وصیت نامہ کو گھڑنے والا چودھویں صدی میں ظہور پزیر ہوا ہے جو لوگوں کے دین کو خلط ملط کرنا چاہتا اور ان کے لئے ایک ایسا نیا دین ایجاد کرنا چاہتا ہے کہ جس کے اپنانے ہی پر جنت و جہنم کے داخلہ کا دارومدار ہو، چنانچہ اس کے خود ساختہ دین کو اپنانے والا جنت سے لطف اندوز اور اس کا انکار کرنے والا جہنم کا مستحق ہوا۔

نیز وہ اس وصیت نامہ کو قرآن کریم سے افضل اور عظیم تر بنانا چاہتا ہے چنانچہ وہ اس میں لکھتا ہے:

" جب کوئی شخص اس وصیت کو مسلمانوں میں نشر کریگا تو روز قیامت وہ میری شفاعت کا مستحق ٹھریگا، اور اسے خیر کثیر حاصل ہو گی، اور روزی میں وسعت ہو گی "

یہ انتہائی قبیح جھوٹ اور اس بات کی واضح دلیل ہے کہ اس کا گھڑنے والا شرم و حیا سے عاری اور دروغ بیانی پر انتہائی دلیر ہے، کیونکہ یہ فضیلت تو قرآن کریم کے لکھنے والے اور اسے ایک شہر سے دوسرے شہر بھیجنے والے کو حاصل نہیں ہے، اگر وہ اس پر عمل نہ کرے تو پھر اس جھوٹی بات کو لکھنے اور اسے دوسروں کے پاس منتقل کرنے والے کو مذکورہ بالا فضائل کیسے حاصل ہو سکتے ہیں؟

اور جو شخص قرآن کریم نہ تو لکھے اور نہ ہی ایک شہر سے دوسرے شہر بھیجے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے محروم نہیں ہو گا، بشرطیکہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان رکھتا ہو، اور آپ کی لائی ہوئی شریعت کی پیروی کرتا ہو، صرف یہی ایک جھوٹی بات اس وصیت نامہ کے باطل اور اس کے ناشر کے جھوٹے، بے شرم، کیند ذہن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی ہدایت سے کورے ہونے کے لئے کافی ہے۔

اس وصیت نامہ میں مذکورہ باتوں کے علاوہ بھی بہت سی ایسی چیزیں ہیں جو اس کے باطل اور غلط ہونے کا بین ثبوت ہیں، اگرچہ اس کا گھڑنے والا اس کے صحیح ہونے پر ہزار قسمیں کھائے اور اپنے خلاف سخت ترین عذابوں کی بد دعائیں کرے، کہ وہ اپنی اس بات میں سچا ہے پھر بھی قطعاً وہ سچا نہیں ہے، اور اس کی باتیں قابل اعتبار نہیں ہیں، بلکہ قسم بالائے قسم یہ وصیت نامہ کھلم کھلا جھوٹ اور غلط ہے۔

ہم اللہ سبحانہ و تعالیٰ، اپنے پاس موجود فرشتوں اور ان تحریروں سے باخبر ہر مسلمان کو گواہ بنا کر کہتے ہیں ایسی گواہی جسے ہم لے کر اپنے رب کی بارگاہ میں حاضر ہونگے کہ یہ وصیت نامہ سرا سر جھوٹ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر الزام تراشی ہے، افترا پرداز کو اللہ تعالیٰ ذلیل و رسوا کرے اور اسے ایسی سزائیں دے جسکا وہ مستحق ہے۔

نیز اس وصیت نامہ کے باطل اور جھوٹے ہونے پر سابقہ امور کے علاوہ دیگر بہت سی چیزیں بھی دلالت کرتی ہیں، ان میں سے بعض ذیل میں ذکر کی جاتی ہیں:

پہلی دلیل: جو چیزیں اس وصیت نامہ کے باطل ہونے پر دلالت کرتی ہیں ان میں سے ایک جعل ساز کا یہ کہنا کہ:

" اس ہفتہ میں چالیس ہزار لوگ بغیر ایمان کے جاہلیت کی موت مرے ہیں "

اس بات کا تعلق علم غیب سے ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی حیات مبارکہ میں غیب نہیں جانتے تھے تو وفات کے بعد غیب دانی کی بات کیسے کہی جاسکتی ہے، اور واضح رہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد وحی کا سلسلہ بھی منقطع ہو گیا "تو پھر آپ اپنی امت کے احوال سے باخبر کیسے ہوسکتے ہیں "

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قل لأقول لكم عندي خزائن الله ولأعلم الغيب الانعام (6/50).

اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ کہہ دیجئے کہ نہ تو میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ ہی میں غیب جانتا ہوں۔

اور ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

قل لا يعلم من في السموات والأرض الغيب إلا الله النمل (27/65) .

اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو بتلا دیجئے کہ آسمان وزمین والوں میں سے سوائے اللہ کے کوئی غیب نہیں جانتا۔

صحیح حدیث میں وارد ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" یرد رجال عن حوضي يوم القيامة فأقول يارب أصحابي أصحابي فيقال لي إنك لا تدري ما أحدثوا بعدك فأقول كما قال العبد الصالح " وكنتم عليهم شهيدا ما دمت فيهم فلما توفيتني كنت أنت الرقيب عليهم وأنت على كل شيء شهيد " بروز قیامت

کچھ لوگوں کو میرے حوض سے بھگایا جائے گا تو میں کہوں گا اے میرے رب یہ میرے اصحاب ہیں یہ میرے اصحاب ہیں، تو مجھ سے کہا جائے گا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ نہیں جانتے کہ آپ کے دنیا سے رحلت فرما جانے کے بعد انہوں نے دین میں کیا کیا بدعتیں ایجاد کر لی تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اس وقت وہی کہوں گا جو نیک بندے (عیسیٰ علیہ الصلاة والسلام) نے کہا تھا:

میں ان پر گواہ رہا جب تک میں ان میں رہا پھر جب تو نے مجھ کو اٹھالیا تو تو ہی ان مطلع رہا اور تو پر چیز کی پوری خبر رکھتا ہے۔

دوسری دلیل : اس وصیت کے باطل اور جھوٹے ہونے پر دوسری دلیل جعل ساز کا یہ کہنا ہے کہ:

" جب کوئی شخص اس وصیت کو مسلمانوں میں نشر کریگا تو روز قیامت وہ میری شفاعت کا مستحق ٹھریگا، اور اسے خیر کثیر حاصل ہوگی، اور روزی میں وسعت ہوگی.... آخر تک "

یہ بہت بڑا جھوٹ اور دھوکہ باز کے جھوٹا اور بے شرم ہونے کی واضح دلیل ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ اور نہ ہی اس کے بندوں سے شرم آتی ہے، اوپر جن تین فضائل کا ذکر ہوا وہ تو قرآن کریم کے لکھنے پر حاصل نہیں ہوتے ہیں تو پھر اس باطل وصیت نامہ کو لکھنے سے کیسے حاصل ہوسکتا ہے۔

ظاہر یہ ہوتا ہے کہ یہ خبیث لوگوں پر حق و باطل کو خلط ملط کرنا اور انہیں اسی نامہ میں پھنسا کر رکھنا چاہتا ہے، تا کہ لوگ اسے لکھیں اور اسی من گھڑت فضیلت پر انحصار کریں اور اللہ کے مشروع کردہ اسباب کو ترک کر دیں جنہیں اللہ نے بندوں کے لئے مالدار کے حصول، قرضوں کی ادائیگی اور گناہوں کی مغفرت کا ذریعہ بنایا ہے۔

ہم اللہ تعالیٰ کے ذریعہ ذلت و رسوائی کے اسباب، خواہشات نفس اور شیطان کی پیروی سے پناہ مانگتے ہیں۔

تیسری دلیل: اس وصیت نامہ کے باطل اور جھوٹے ہونے پر تیسری دلیل دھوکہ باز یہ کہتا ہے:

" اور جو کوئی اس وصیت پر مطلع ہو اور اس نے اس وصیت کا اہتمام نہ کیا اور اسے ضائع کر دیا یا اسے دور پھینک دیا تو وہ گناہ کبیرہ کا مرتکب ٹھریگا۔

اور یہ بھی کہ جو اس وصیت پر مطلع ہو اور اسے نشر نہ کرے تو وہ روز قیامت اللہ کی رحمت سے محروم ہوگا"

یہ بات بھی بدترین جھوٹ اور اس وصیت نامہ کے باطل اور اس کے گھڑنے والے کے جھوٹے ہونے کی واضح دلیل ہے۔

ایک دانشمند اس بات کو کیسے تسلیم کرسکتا ہے کہ وہ ایک ایسے وصیت نامہ کو لکھے جسے چودہویں صدی میں

ایک غیر معروف شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر گھڑ کر پیش کیا ہے، اور وہ یہ کہتا ہے کہ جو شخص اسے نہیں لکھے گا دنیا و آخرت میں اس کا چہرہ سیاہ ہو جائے گا، اور جو اسے لکھے اگر وہ فقیر ہے تو مالدار ہو جائے گا، قرضوں کے بوجھ سے لدا ہوا ہے تو اس سے نجات پائے گا، اور گناہگار ہے تو اس کے سب گناہ بخش دئے جائیں گے، اے اللہ تو پاک ہے یہ بہت بڑا بہتا ہے۔

دلائل اور حقائق دونوں اس امر کی شہادت دیتے ہیں کہ اس وصیت نامہ کا گھڑنے والا جھوٹا اور اللہ پر بہت جرات و جسارت کرنے والا ہے، اور اسے اللہ تعالیٰ اور لوگوں تک سے شرم نہیں آتی ہے۔

اس دنیا میں ہزاروں لوگ ایسے ہیں جنہوں نے یہ وصیت نامہ شائع نہیں کیا اس کے باوجود ان کو کوئی نقصان نہیں ہوا، اور بے شمار لوگ ایسے بھی ہیں جنہوں نے اسے کئی بار لکھا اس کے باوجود ان کا قرض ادا نہ ہوا اور غربت و افلاس جوں کا توں رہا، ہم اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتے ہیں کہ کہیں ہمارے دل کجی اور گناہ سے زنگ آلود نہ ہو جائیں۔

شریعت مطہرہ نے افضل ترین کتاب قرآن مجید کے لکھنے والے کے لئے بھی مذکورہ فضائل اور اجر و ثواب کا وعدہ نہیں فرمایا ہے، تو اس جھوٹے وصیت نامہ کے لکھنے والے کو یہ ثواب کیسے حاصل ہو سکتا ہے جبکہ یہ وصیت نامہ باطل چیزوں اور بہت سے کفریہ جملوں پر مشتمل ہے، اللہ سبحانہ و تعالیٰ ان باتوں سے پاک ہے، وہ اپنے اوپر جرات کے ساتھ جھوٹ گھڑنے والے پر بھی کس قدر مہربان اور بردبار ہے۔

چوتھی دلیل: اس وصیت نامہ کے کلی طور پر باطل اور واضح طور پر جھوٹ ہونے کی چوتھی دلیل دھوکہ باز کا یہ کہنا ہے کہ:

" جو شخص بھی اس وصیت کے تیس نسخے مسلمانوں میں تقسیم کریگا اللہ تعالیٰ اس کے تمام غم و پریشانیوں کو ختم کر دیگا، اور اس کی روزی میں برکت ڈالے گا، اور اس کی مشکلات حل کر دیگا، اور اسے تقریباً چالیس یوم میں روزی عطا فرمائے گا"

یہ بھی جھوٹ پر ایک بہت بڑی جرات اور قبیح درجہ کی غلط بات ہے، دھوکہ باز ترغیب و ترہیب پر مشتمل ان جملوں کے ذریعہ لوگوں کو اپنے اس جھوٹ کی تصدیق کی جانب بلانا چاہتا ہے اور انہیں یہ باور کرانا چاہتا ہے کہ وہ اس وصیت نامہ کو شائع کر کے روزی حاصل کریں اور مشکلات سے نجات پائیں گے، اور جھٹلانے کی صورت میں نقصان اٹھائیں گے۔

اللہ کی قسم اس کذاب نے اللہ تعالیٰ پر بہت بڑی تہمت لگائی ہے، اللہ کی قسم اس نے ناحق کفریہ بات کہی ہے، بلکہ میں کہتا ہوں کہ اس وصیت نامہ کی تصدیق کرنے والا ہی کافر ہونے کا مستحق ہے، اور جو اسے جھٹلائے وہ ہرگز

کافر نہیں ہوگا، کیونکہ یہ سراسر جھوٹ اور غلط بات ہے جس کی ازروئے صحت کوئی سند نہیں ہے، ہم اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا کر کہتے ہیں کہ یہ وصیت نامہ جھوٹ اور اس کا گھڑنے والا کذاب ہے، وہ لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف شریعت پیش کرنا چاہتا ہے، اور دین میں ایسی باتیں داخل کرنا چاہتا ہے جن کا دین سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے، اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اس امت کے لئے دین اسلام کو اس جھوٹ سے چودہ سو سال پہلے مکمل فرمادیا۔

قارئین کرام اور دینی بھائیو! آپ اس طرح کی خود ساختہ باتوں کی تصدیق اور باہم ان کی اشاعت سے خود کو بچائیں کیونکہ حق ایک روشنی ہے جو اس کے طلبگار پر مشتبہ نہیں ہوتا، لہذا حق کو دلائل سے طلب کریں اور جس مسئلہ میں دقت پیش آئے اسے اہل علم سے معلوم کر لیا کریں، کبھی بھی دھوکہ بازوں کی قسموں سے دھوکہ نہ کھائیں کیونکہ ابلیس لعین نے بھی تمہارے والدین آدم و حوا سے قسمیں کھائی تھیں کہ میں تمہارا خیرخواہ ہوں، جبکہ وہ سب سے بڑا غدار اور دغا باز تھا۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ اعراف میں اس کی بابت فرمایا:

وقاسمهما إني لكما لمن الناصحين الاعراف (21 / 7).

اور (شیطان نے) ان دونوں (آدم و حوا) کے روبرو قسم کھا کر کہا کہ یقین جانیئے کہ میں تم دونوں کا خیرخواہ ہوں۔

شیطان اور اس کے نقش قدم پر چلنے والے دھوکہ بازوں سے بچو کیونکہ ان کے پاس لوگوں کو راہ حق سے گمراہ کرنے کے لئے بے شمار جھوٹی قسمیں، بد عہدیاں اور بناوٹی باتیں ہیں۔

اللہ تعالیٰ مجھے اور تمام مسلمانوں کو شیطان کے شر، گمراہ کن لوگوں کے فتنوں، جادہ حق سے منحرف لوگوں کنگمراہیوں اور باطل پرست اللہ کے دشمنوں کے مکروفریب سے محفوظ رکھے، جو اللہ تعالیٰ کے نور (دین اسلام) کو اپنی پھونکوں سے بجھانا چاہتے ہیں، اور لوگوں پر ان کے دین کو خلط ملط کرنا چاہتے ہیں، حالانکہ اللہ تعالیٰ اپنے دین کو مکمل فرمانے والا اور اس کمدد کرنے والا ہے، اگرچہ اللہ تعالیٰ کے دشمن شیطان اور اس کے پیروکار کفار وملحدین کو ناگوار گزرے۔

جہاں تک برائیوں کے عام ہونے کے متعلق اس دھوکہ باز نے لکھا ہے، تو وہ امر واقعہ ہے، قرآن کریم اور سنت مطہرہ نے منکرات و فواحش سے انتہائی ڈرایا دھمکایا ہے، دراصل کتاب و سنت ہی کپیروی میں ہدایت ہے اور بس یہی دونوں چیزیں ہدایت کے لئے کافی ہیں۔

ہم اللہ عزوجل سے دعا کرتے ہیں کہ مسلمانوں کے احوال کی اصلاح فرمادے، اور انہیں حق کی پیروی اور اس پر ثابت

قدم رہنے کی توفیق عطا فرمائے، تمام تر گناہوں سے توبہ کی توفیق بخشے بیشک وہ اللہ توبہ قبول کرنے والا، رحم و کرم کرنے والا، ہر چیز پر قادر ہے۔

رہی یہ بات کہ اس وصیت نامہ میں قیامت کی نشانیوں کا ذکر ہے، تو احادیث نبویہ میں علامات قیامت کا مفصل ذکر موجود ہے، قرآن کریم نے بھی بعض کی جانب اشارہ کیا ہے، لہذا جو شخص اس بارے میں جاننا چاہتا ہو تو اسے یہ چیزیں احادیث کی کتابوں اور اہل علم کی تالیفات میں مل سکتی ہیں، لوگوں کو اس دھوکہ باز اور اس طرح کنگمراہیوں کی جانب توجہ دینے کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں ہے، ہمارے لئے اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے، وہ بہترین کارساز ہے اور ہم بلند و برتر اللہ کی مدد کے بغیر گناہوں سے بچنے اور نیکیوں کے بجالانے کی طاقت نہیں رکھتے ہیں۔ اھ

اس وصیت سے بچنے اور احتراز کرنے کے متعلق شیخ صالح الفوزان کا کالم مجلة الدعوة عدد نمبر (1082) میں نشر ہوا وہ کہتے ہیں:

یہ وصیت بہت قدیم و پرانی لکھی ہوئی ہے، مصر میں اسی برس قبل ظاہر ہوئی تھی، اہل علم نے اس کا بطلان بیان کیا اور اسے کھوٹی اور بناوٹی قرار دیا اور اس میں جو کذب و باطل تھا بیان کیا ان علماء میں محمد رشید رضا رحمہ اللہ شامل ہیں انہوں نے اس کا رد کرتے ہوئے کہا تھا:

ہم اس مسئلہ کا جواب 1322 ھ میں دے چکے ہیں، ہمیں یاد ہے کہ جب ہم حروف تہجی اور خط کے طالب علم تھے اس وقت بھی ہم نے اس وصیت کو دیکھا تھا اور اب تک کئی بار دیکھ چکے ہیں، یہ سب حجرہ نبویہ کے خادم شیخ احمد نامی شخص کی طرف منسوب ہیں، اور یہ وصیت قطعی طور پر جھوٹی ہے، جس نے بھی علم و دین کی ہلکی سے خوشبو سونگھ رکھی ہے وہ اس کے جھوٹا ہونے میں اختلاف نہیں رکھتا، اس کی تصدیق صرف ان پڑھ اور عامۃ الناس ہی کرتے ہیں۔

پھر انہوں نے اس کا طویل رد کیا ہے جس میں انہوں نے جھوٹ و افترا کو باطل کرتے ہوئے مفید کلام کی ہے، پھر یہ وصیت بعض جاہلوں کے ہاتھ لگی اور انہوں نے اسے شائع کرنا شروع کر دیا، اور اس میں جو وعدہ اور وعید و دھمکی سنائی گئی ہے اس سے متاثر ہو کر تقسیم کرنی شروع کر دی، کیونکہ جس فاجر شخص نے اس کی اختراع کی ہے وہ اس وصیت میں کہتا ہے:

جو شخص اس کے اتنے نسخے چھاپ کر تقسیم کرے گا وہ اپنی غرض و مقصد حاصل کر لیگا، چاہے وہ گنہگار ہو تو اللہ اس کے گناہ معاف کر دیگا، اور اگر وہ ملازم ہے اس کی ترقی ہو جائیگی، اور اگر وہ مقروض ہے تو اس کے قرض کی ادائیگی ہو جائیگی۔

اور جو شخص اس وصیت کو جھٹلائے گا اس کا چہرہ سیاہ ہو جائیگا، اور اسے یہ یہ سزا ملے گی، چنانچہ جب اسے کچھ جاہلوں نے پڑھا تو اس سے متاثر ہو کر اس پر عمل کرتے ہوئے خوف و طمع و لالچ میں اسے شائع کرنا شروع کر دیا۔

اسی لیے علماء کرام نے اس وصیت کی کذب بیانی و جھوٹ و افترا واضح کیا اور لوگوں کو اس کی تصدیق اور اسے نشر کرنے سے روکا، ان علماء کرام میں الشیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ بھی شامل ہیں انہوں نے اس کا بہت اچھا اور مفید رد کیا ہے جس میں کذب و دجل کی وضاحت کی ہے، وہ کہتے ہیں یہ وصیت کئی ایک اعتبار سے باطل ہے:

پہلی وجہ: وفات نبوی کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار بحالت بیداری ممکن نہیں ہے، جو جاہل صوفی یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اس نے بحالت بیداری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار کیا یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم عید میلاد النبی کے اجتماعات میں حاضر ہوتے ہیں، یا اس جیسے دیگر باطل عقائد رکھتے تو وہ غایت درجہ قبیح غلطی پر ہے، اس پر حق خلط ملط ہو گیا اور وہ ایک عظیم غلطی کا شکار ہوا، نیز اس نے کتاب و سنت اور اہل علم اجماع کے مخالفت کی، کیونکہ مردے اپنی قبروں سے بروز قیامت ہی نکلیں گے، اس سے پہلے دنیا میں ہرگز نہیں نکلیں گے۔

جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا:

ثم إنکم بعد ذلك لمیتون ثم إنکم یوم القیامة تبعثون المومنون (23 / 15 - 16) .

اس کے بعد پھر تم سب یقیناً مرجانے والے ہو پھر قیامت کے دن بلا شبہ تم سب اٹھائے جاؤ گے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں بتلا دیا کہ مردوں کو بروز قیامت ہی ان کی قبروں سے اٹھایا جائے گا، اس سے پہلے اس دنیا میں نہیں، چنانچہ جو شخص اس کے خلاف عقیدہ رکھے وہ صریح طور پر جھوٹا اور غلطی کا مرتکب اور حق اس پر خلط ملط ہے، وہ اس حق سے نا آشنا ہے جس حق کو سلف صالحین نے پہچانا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام اور ان کے نقش قدم کی پیروی کرنے والے اس پر چلے تھے۔

دوسری وجہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقید حیات ہوں، یا اس دارفانی سے کوچ کرچکے ہوں کسی بھی صورت میں خلاف حق بات نہیں کہہ سکتے، یہ وصیت نامہ واضح طور پر بہت سی خلاف شریعت باتوں پر مشتمل ہے، ان شاء اللہ ہم ذیل کی سطور میں ان کا ذکر کریں گے، ہم مانتے ہیں کہ بحالت خواب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار ہوسکتا ہے اور جس نے بحالت خواب آپ کو آپ کی مبارک شکل میں دیکھا اس نے درحقیقت آپ کو ہی دیکھا، کیونکہ شیطان آپ کی شکل اختیار نہیں کرسکتا ہے، جیسا کہ صحیح حدیث میں وارد ہوا ہے۔

لیکن سارا معاملہ خواب دیکھنے والے کے ایمان، صداقت، عدالت، حفظ، اور امانت و دیانت کا ہے، کیا اس نے

درحقیقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی آپ کی شکل میں دیکھا یا کوئی اور صورت تھی؟

محدثین کا اصول ہے کہ اگر کوئی حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وارد ہو اور اس کے بیان کرنے والے ثقہ، عادل اور صحیح الحفظ نہ ہوں تو وہ حدیث قابل قبول اور لائق استدلال نہیں ہے۔

یا اس کے بیان کرنے والے ثقہ، صحیح الحفظ تو ہوں لیکن حفظ وثقاہت میں ان سے آگے بڑھے ہوئے راویوں کی روایت سے ان کی بات ٹکراتی ہو اور ان دونوں میں تطبیق بھی ممکن نہ ہو تو نسخ کی شرطوں کے پائے جانے کی صورت میں ایک کو نسخ اور دوسرے کو منسوخ قرار دیا جائے گا، نسخ پر عمل اور منسوخ کو رد کر دیا جائے گا۔

اور اگر تطبیق اور نسخ دونوں ہی ممکن نہ ہوں تو حفظ میں کم اور عدالت میں کمزور راویوں کی روایت کو رد کر دیا جائے گا، اس کا حکم شاذ کا ہوگا اور اس پر عمل نہیں کیا جائے گا۔

پھر وہ وصیت کیسے قبول کی جاسکتی ہے جس کا بیان کرنے والا غیر معروف اور اس کی عدالت و امانت پر وہ خفا میں ہے، درحقیقت اس طرح کی وصیت جو اگرچہ خلاف شریعت باتوں سے خالی ہو بلاتامل ردی کی ٹوکری میں ڈال دی جانی چاہیئے۔

پھر اس وصیت کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جو بہت سی ایسی باتوں پر مشتمل ہو جو بذات خود اس کے غلط اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولنے کا پتہ دے رہی ہوں نیز دین میں ایسی باتوں کے ایجاد کرنے پر مشتمل ہوں جن کی اللہ نے اجازت نہیں دی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" من قال علي ما لم أقل فليتبوأ مقعده من النار "

جس نے میری جانب ایسی بات منسوب کی جو میں نے نہیں کہی ہے تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔

جعل ساز نے اس وصیت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب ایسی باتیں منسوب کی ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمائی ہیں، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر انتہائی خطرناک واضح جھوٹ بولا ہے، اگر وہ جلد از جلد توبہ نہ کرے اور لوگوں میں اپنے سفید جھوٹ کا اعلان نہ کرے تو وہ سخت وعید کا مستحق ہے، کیونکہ شریعت کا اصول ہے کہ جو شخص کوئی غلط بات دین کی جانب منسوب کر کے لوگوں میں پھیلائے تو اس کی توبہ اس وقت تک صحیح نہ ہوگی جب تک کہ لوگوں میں اس کے غلط ہونے کا اعلان نہ کرے تا کہ لوگوں کو پتہ چل جائے کہ وہ اپنی غلطی سے پھر گیا اور اسے تسلیم کر لیا ہے۔

جیسا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا:

إن الذين يكتُمون ما أنزلنا من البينات والهدى من بعد ما بيناه للناس في الكتاب أولئك يلعنهم الله ويلعنهم اللاعنون إلا الذين تابوا وأصلحوا وبينوا فأولئك أتوب عليهم وأنا التواب الرحيم البقرة (160-2/159) .

جولوگ ہماري اتاري ہوئي دليلوں اور ہدایت کو چھپاتے ہیں باوجودیکہ ہم اسے اپنی کتاب میں لوگوں کے لئے بیان کرچکے ہیں، ان لوگوں پر اللہ کی اور تمام لعنت کرنے والوں کی لعنت ہے، مگر وہ لوگ جو توبہ کرلیں اور اصلاح کرلیں اور بیان کر دیں، تو میں ان کی توبہ قبول کرلیتا ہوں اور میں توبہ قبول کرنے والا اور رحم و کرم کرنے والا ہوں۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں واضح فرما دیا کہ جو حق کی معمولی بات بھی چھپالے اس کی توبہ اس وقت تک درست نہیں ہوگی جب تک کہ وہ خرابیوں کی اصلاح اور حق کی وضاحت کا کام انجام نہ دے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے بندوں کے لئے اس دین کو مکمل فرمادیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرما کر اور مکمل شریعت عطا فرما کر اپنی نعمت کا اتمام اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات اس وقت دی جب کہ دین مکمل ہو گیا اور اس کے تمام تراکام کی وضاحت ہو گئی۔

جیسا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا:

اليوم أكملت لكم دينكم وأتممت عليكم نعمتي ورضيت لكم الإسلام دينا ألمائدة (5/3)

آج میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور تم پر اپنا انعام بھر پور کر دیا اور تمہارے لئے اسلام کے دین ہونے پر راضی ہو گیا۔

اس وصیت نامہ کو گھڑنے والا چودھویں صدی میں ظہور پذیر ہوا ہے جو لوگوں کے دین کو خلط ملط کرنا چاہتا اور ان کے لئے ایک ایسا نیا دین ایجاد کرنا چاہتا ہے کہ جس کے اپنانے ہی پر جنت و جہنم کے داخلہ کا دارومدار ہو، چنانچہ اس کے خود ساختہ دین کو اپنانے والا جنت سے لطف اندوز اور اس کا انکار کرنے والا جہنم کا مستحق ہوا۔

اس وصیت نامہ میں مذکورہ باتوں کے علاوہ بھی بہت سی ایسی چیزیں ہیں جو اس کے باطل اور غلط ہونے کا بین ثبوت ہیں، اگرچہ اس کا گھڑنے والا اس کے صحیح ہونے پر ہزار قسمیں کھائے اور اپنے خلاف سخت ترین عذابوں کی بد دعائیں کرے، کہ وہ اپنی اس بات میں سچا ہے پھر بھی قطعاً وہ سچا نہیں ہے، اور اس کی باتیں قابل اعتبار نہیں ہیں، بلکہ قسم بالائے قسم یہ وصیت نامہ کھلم کھلا جھوٹ اور غلط ہے۔

ہم اللہ سبحانہ و تعالیٰ، اپنے پاس موجود فرشتوں اور ان تحریروں سے باخبر ہر مسلمان کو گواہ بنا کر کہتے ہیں ایسی گواہی جسے ہم لے کر اپنے رب کی بارگاہ میں حاضر ہونگے کہ یہ وصیت نامہ سرا سر جھوٹ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر الزام تراشی ہے، افترا پرداز کو اللہ تعالیٰ ذلیل و رسوا کرے اور اسے ایسی سزائیں دے جسکا وہ

مستحق ہے۔

نیز اس وصیت نامہ کے باطل اور جھوٹے ہونے پر سابقہ امور کے علاوہ دیگر بہت سی چیزیں بھی دلالت کرتی ہیں، ان میں سے بعض ذیل میں ذکر کی جاتی ہیں:

اول:

احکام دین اور وعدہ و وعید اور مستقبل کی خبریں دینا یہ سب امور ایسے ہیں جو اللہ کی جانب سے رسولوں کی جانب وحی کے بغیر ثابت نہیں ہو سکتے، - اب جبکہ ہمارے لیے اللہ تعالیٰ نے دین مکمل کر دیا ہے اور ہمیں وارث بنایا ہے - اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موت کی بنا پر وحی کا سلسلہ منقطع ہو چکا ہے، کتاب و سنت میں ہی کفایت و ہدایت ہے۔

خوابوں اور حکایات سے کچھ ثابت نہیں ہوتا کیونکہ یہ غالباً شیطان کی جانب سے ہوتی ہیں تا کہ لوگوں کو ان کے دین سے گمراہ کرے، اس وصیت کو گھڑنے والا یہ وعدہ کر رہا ہے کہ جو اس کی تصدیق کریگا اور اسے نشر کریگا وہ جنت میں داخل ہو گا، اور اس کی ضروریات پوری ہونگی اور مشکلات و مصائب سے چھٹکارا حاصل ہو جائیگا۔

اس کے برعکس اس وصیت کو جھٹلانے والے کو آگ میں داخل ہونے کی وعید سنا رہا ہے، اور کہتا ہے کہ جھٹلانے والے کا چہرہ سیاہ ہو جائیگا، یہ ایک نیا دین ایجاد کرنا اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ پر جھوٹ و افترا ہے، اللہ اس سے محفوظ رکھے۔

دوم:

نیز وہ اس وصیت نامہ کو قرآن کریم سے افضل اور عظیم تر بنانا چاہتا ہے چنانچہ وہ اس میں لکھتا ہے:

" جو شخص اس وصیت کو لکھوا کرایک شہر سے دوسرے شہر اور ایک جگہ سے دوسری جگہ بھیجے گا اس کے لئے جنت میں ایک محل بنایا جائے گا، اور جو اسے لکھوا کرایک جگہ سے دوسری جگہ نہ بھیجے گا وہ بروز قیامت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے محروم ہوگا"

یہ انتہائی قبیح جھوٹ اور اس بات کی واضح دلیل ہے کہ اس کا گھڑنے والا شرم و حیا سے عاری اور دروغ بیانی پر انتہائی دلیر ہے، کیونکہ یہ فضیلت تو قرآن کریم کے لکھنے والے اور اسے ایک شہر سے دوسرے شہر بھیجنے والے کو حاصل نہیں ہے، اگر وہ اس پر عمل نہ کرے تو پھر اس جھوٹی بات کو لکھنے اور اسے ایک شہر سے دوسرے شہر منتقل کرنے والے کو مذکورہ بالا فضائل کیسے حاصل ہو سکتے ہیں؟

اور جو شخص قرآن کریم نہ تو لکھے اور نہ ہی ایک شہر سے دوسرے شہر بھیجے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی

شفاعت سے محروم نہیں ہو گا، بشرطیکہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان رکھتا ہو، اور آپ کی لائی ہوئی شریعت کی پیروی کرتا ہو، صرف یہی ایک جھوٹی بات اس وصیت نامہ کے باطل اور اس کے ناشکرے جھوٹے، بے شرم، کنند ذہن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی ہدایت سے کورے ہونے کے لئے کافی ہے۔

سوم:

جو چیزیں اس وصیت نامہ کے باطل ہونے پر دلالت کرتی ہیں ان میں سے ایک جعل ساز اس میں علم غیب کا دعویٰ کرتے ہوئے کہتا ہے:

" ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک چالیس ہزار مسلمان مرتد اور کافر ہو کر مر گئے "

اس بات کا تعلق علم غیب سے ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی حیات مبارکہ میں غیب نہیں جانتے تھے تو وفات کے بعد غیب دانی کی بات کیسے کہی جاسکتی ہے، اور واضح رہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد وحی کا سلسلہ بھی منقطع ہو گیا "تو پھر آپ اپنی امت کے احوال سے باخبر کیسے ہو سکتے ہیں "

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قل لأقول لكم عندي خزائن الله ولأعلم الغيب الانعام (6/50).

اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ کہہ دیجئے کہ نہ تو میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ ہی میں غیب جانتا ہوں۔

اور ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

قل لا يعلم من في السموات والأرض الغيب إلا الله النمل (27/65).

اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو بتلا دیجئے کہ آسمان وزمین والوں میں سے سوائے اللہ کے کوئی غیب نہیں جانتا۔

صحیح حدیث میں وارد ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" یرد رجال عن حوضي يوم القيامة فأقول يارب أصحابي أصحابي فيقال لي إنك لا تدري ما أحدثوا بعدك فأقول كما قال العبد الصالح " وكنتم عليهم شهيدا ما دمت فيهم فلما توفيتني كنت أنت الرقيب عليهم وأنت على كل شيء شهيد " بروز قیامت کچھ لوگوں کو میرے حوض سے بھگایا جائے گا تو میں کہوں گا اے میرے رب یہ میرے اصحاب ہیں یہ میرے اصحاب

ہیں، تو مجھ سے کہا جائے گا اے محمد صلي الله عليه وسلم آپ نہیں جانتے کہ آپ کے دنیا سے رحلت فرما جانے کے بعد انہوں نے دین میں کیا کیا بدعتیں ایجاد کر لی تھیں، آپ صلي الله عليه وسلم نے فرمایا: میں اس وقت وہی کہوں گا جو نیک بندے (عیسیٰ علیہ الصلاة والسلام) نے کہا تھا:

میں ان پر گواہ رہا جب تک میں ان میں رہا پھر جب تو نے مجھ کو اٹھالیا تو تو ہی ان مطلع رہا اور تو پر چیز کی پوری خبر رکھتا ہے۔

اس وصیت کے باطل اور جھوٹے ہونے پر ایک دلیل جعل ساز کا یہ کہنا ہے کہ:

" جو شخص اس وصیت کو لکھے اگر وہ فقیر ہوگا تو اللہ اسے مالدار کر دے گا مقروض ہوگا تو اس کے قرضوں کی ادائیگی فرمادے گا اور اگر گناہگار ہوگا تو اس وصیت کی برکت سے اللہ اسے اور اس کے والدین کو بخش دے گا.... آخر تک "

یہ بہت بڑا جھوٹ اور دھوکہ باز کے جھوٹا اور بے شرم ہونے کی واضح دلیل ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ اور نہ ہی اس کے بندوں سے شرم آتی ہے، اوپر جن تین فضائل کا ذکر ہوا وہ تو قرآن کریم کے لکھنے پر حاصل نہیں ہوتے ہیں تو پھر اس باطل وصیت نامہ کو لکھنے سے کیسے حاصل ہوسکتا ہے۔

ظاہر یہ ہوتا ہے کہ یہ خبیث لوگوں پر حق و باطل کو خلط ملط کرنا اور انہیں اسی نامہ میں پھنسا کر رکھنا چاہتا ہے، تا کہ لوگ اسے لکھیں اور اسی من گھڑت فضیلت پر انحصار کریں اور اللہ کے مشروع کردہ اسباب کو ترک کر دیں جنہیں اللہ نے بندوں کے لئے مالدار کی حصول، قرضوں کی ادائیگی اور گناہوں کی مغفرت کا ذریعہ بنایا ہے۔

ہم اللہ تعالیٰ کے ذریعہ ذلت و رسوائی کے اسباب، خواہشات نفس اور شیطان کی پیروی سے پناہ مانگتے ہیں۔

اس وصیت نامہ کے باطل اور جھوٹے ہونے کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ دھوکہ باز یہ کہتا ہے:

" اللہ کے بندوں میں سے جو شخص اس وصیت نامہ کو نہیں لکھے گا اس کا چہرہ دنیا و آخرت میں سیاہ ہوگا"

یہ بات بھی بدترین جھوٹ اور اس وصیت نامہ کے باطل اور اس کے گھڑنے والے کے جھوٹے ہونے کی واضح دلیل ہے۔

ایک دانشمند اس بات کو کیسے تسلیم کرسکتا ہے کہ وہ ایک ایسے وصیت نامہ کو لکھے جسے چودہویں صدی میں ایک غیر معروف شخص نے رسول اللہ صلي الله عليه وسلم پر گھڑ کر پیش کیا ہے، اور وہ یہ کہتا ہے کہ جو شخص اسے نہیں لکھے گا دنیا و آخرت میں اس کا چہرہ سیاہ ہو جائے گا، اور جو اسے لکھے اگر وہ فقیر ہے تو مالدار ہو جائے گا، قرضوں کے بوجھ سے لدا ہوا ہے تو اس سے نجات پائے گا، اور گناہگار ہے تو اس کے سب گناہ بخش

دئے جائیں گے، اے اللہ تو پاک ہے یہ بہت بڑا بہتا ہے۔

دلائل اور حقائق دونوں اس امر کی شہادت دیتے ہیں کہ اس وصیت نامہ کا گھڑنے والا جھوٹا اور اللہ پر بہت جرات و جسارت کرنے والا ہے، اور اسے اللہ تعالیٰ اور لوگوں تک سے شرم نہیں آتی ہے۔

اس دنیا میں ہزاروں لوگ ایسے ہیں جنہوں نے یہ وصیت نامہ نہیں لکھا اس کے باوجود ان کے چہرے سیاہ نہیں ہوئے اور بے شمار لوگ ایسے بھی ہیں جنہوں نے اسے کئی بار لکھا اس کے باوجود ان کا قرض ادا نہ ہوا اور غربت و افلاس جوں کا توں رہا، ہم اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتے ہیں کہ کہیں ہمارے دل کجی اور گناہ سے زنگ آلود نہ ہو جائیں۔

شریعت مطہرہ نے افضل ترین کتاب قرآن مجید کے لکھنے والے کے لئے بھی مذکورہ فضائل اور اجر و ثواب کا وعدہ نہیں فرمایا ہے، تو اس جھوٹے وصیت نامہ کے لکھنے والے کو یہ ثواب کیسے حاصل ہو سکتا ہے جبکہ یہ وصیت نامہ باطل چیزوں اور بہت سے کفریہ جملوں پر مشتمل ہے، اللہ سبحانہ و تعالیٰ ان باتوں سے پاک ہے، وہ اپنے اوپر جرات کے ساتھ جھوٹ گھڑنے والے پر بھی کس قدر مہربان اور بردبار ہے۔

چہارم:

دنیا و آخرت میں اجر و ثواب اور سزا صرف کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ سے ہی ثابت ہو سکتی ہے، لیکن یہ مفتری اور جھوٹ پرداز اس وصیت کی تصدیق کرنے والے کو ثواب دے رہا ہے، اور اس وصیت کو جھٹلانے